

کریڈٹ کارڈ- تعارف اور فقہی جائزہ

کریڈٹ کارڈ کے عدم جواز پر علماء کی آراء: اس بارے میں بھی اپنی طرف سے کوئی تحقیق پیش کرنے کے بجائے میں انہی علماء حضرات کی آراء اور تحقیق کو پیش کرنا زیادہ مناسب سمجھتا ہوں جنہوں نے اس کے عدم جواز پر مفصل کلام کیا ہے۔ ہمارے نزدیک ان علماء کی رائے زیادہ صائب ہے جو کریڈٹ کے عدم جواز کے قائل ہیں، دو وجوہات سے: ۱- ایک تو صلب عقد میں سود کی شرط کے پیش نظر، ۲- دوسرے تعامل کی وجہ سے کہ کارڈ لینے کے بعد اکثر لوگ سود میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر وہبہ زحیلی نے لکھا ہے کہ جس معاہدہ پر کارڈ ہولڈر اور بینک دستخط کرتے ہیں وہ فاسد ہے کیوں کہ اس میں فاسد شرط پائی جاتی ہے، وہ یہ کہ وقت متعینہ پر رقم کی ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں اضافی رقم دینی ہوگی اور جس نے فاسد معاہدہ طے کیا وہ صرف طے کرنے ہی سے گناہ گار ہو جاتا ہے، چاہیے حامل کارڈ ”سود“ دے یا نہ دے، اس لیے کہ جمہور کے نزدیک مالی لین دین میں فاسد شرط اس کو فاسد کر دیتی ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے حنا بلہ کے مذہب کا ذکر بھی کیا ہے کہ ان کے نزدیک شرط فاسد سے عقد فاسد نہیں ہوتا، عقد صحیح ہوتا اور شرط خود فاسد ہو جاتی ہے، جب کہ مروجہ اسلامی بینکوں کے سلسلہ میں بعض حضرات نے حنا بلہ کے مسلک کو پیش نظر رکھ کر جواز کے قول کو اختیار کیا ہے اور مسلم شریف میں وارد: ”من اشترط شرطاً لیس فی کتاب اللہ فهو باطل وإن کان مائة شرط“ اور صحیحین میں وارد حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے استدلال بھی کیا ہے، لیکن چوں کہ یہ سب معاملات سودی ہیں، یا کم از کم شبہ رہا موجود ہے، اس لیے جمہور ہی کا قول احوط اور اسلم ہے۔ پھر ظاہری بات ہے کہ بینک کا مقصد صرف اور صرف نفع کمانا ہے، لوگوں کو خاص طور سے مسلمانوں کو سہولیات فراہم کرنا اس کا مقصد اولین نہیں، چنانچہ نفع کمانے کے لیے بینک نے طرح طرح کے حیلے ایجاد کر رکھے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔ ڈاکٹر زحیلی صاحب کریڈٹ کارڈ کے شرعی حکم کے تحت رقم طراز ہیں کہ اس کارڈ کے ذریعہ لین دین حرام ہے، اس لیے کہ یہ سودی قرضہ کے معاہدہ پر مشتمل ہوتا ہے اس کا حامل اسے قسط وار سودی فائدے کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ (۹۳)

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کریڈٹ کارڈ وغیرہ میں جو مقررہ مدت کے بعد زائد سودی رقم وصول کی جاتی ہے اس کے بارے میں لکھتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ پندرہ روز کی مدت (بعض جگہ ایک مہینہ یا چالیس دن کی مدت) کے بعد ادائیگی کی صورت میں جو زائد رقم ادا کی جاتی ہے وہ سود ہے، سود خور کی نفسیات یہی رہی ہے کہ پہلے قرض دو تاکہ لوگ ہنسی خوشی نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر اسے لے لیں اور جب وقت پر ادا نہ کر سکے تو زائد ادائیگی کی شرط پر مہلت دے دو، زمانہ جاہلیت میں رہا کا یہی طریقہ کار مروج تھا جسے ربانسیہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مزید لکھتے ہیں کہ اس لیے حقیقت یہ ہے کہ قرض پر لی جانے والی زائد رقم سود میں داخل ہے، سود کا لینا بھی حرام ہے اور دینا بھی، اس لیے کریڈٹ کارڈ کا حاصل

ماہنامہ ”نقیبِ ختم نبوت“ ملتان

دین و دانش

کرنا اصولی طور پر جائز نہیں ہے اور اس سے جو جائز سہولتیں متعلق ہیں وہ ڈیٹ کارڈ سے حاصل ہو جاتی ہیں، اس لیے عام حالت میں اس کارڈ کے حصول کو ضرورت قرار نہیں دیا جاسکتا ہے، یہ خیال ہو سکتا ہے کہ اگر پندرہ دنوں کے اندر ہی رقم ادا کر دی جائے جس پر کوئی سود نہیں لیا جاتا تو اس لحاظ سے اسے جائز ہونا چاہیے، لیکن یہ بات درست نظر نہیں آتی، کیوں کسی معاملے کے جائز ہونے اور نہ ہونے کا مدار صرف نتیجہ پر نہیں ہوتا، بلکہ معاملہ طے پانے کی کیفیت پر ہوتا ہے، یہاں صورت حال یہ ہے کہ کریڈٹ کارڈ کا حامل اور بینک آپس میں معاہدہ کرتے ہیں کہ ایک خاص مدت کے بعد قرض واپس کرتے ہوئے سود بھی ادا کرنا ہوگا، گویا معاملہ میں سود کا لین دین شروع سے شامل ہے اس لیے یہ معاملہ اپنے آغاز ہی سے نادرست قرار پائے گا۔ مولانا رحمانی صاحب نے مزید لکھا ہے کہ آج کل کاروبار کے دائرے کے وسیع ہو جانے کی وجہ سے بینک کے مختلف کارڈ کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے، مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس سلسلہ میں شرعی احکام و حدود کو ملحوظ رکھیں۔ (۹۵)

مفتی اعظم تیونس شیخ محمد مختار سلامی صاحب کریڈٹ کارڈ کی حرمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس قسم کو اکثر معاصر فقہاء نے حرام قرار دیا ہے، لیکن بعض فقہاء نے اس صورت کو حرمت سے مستثنیٰ قرار دیا ہے کہ جب صاحب کارڈ یہ التزام کرے کہ وہ مطلوبہ رقم یکدم اور وقت پر جمع کرے گا، کیوں کہ وہ اس عزم سے شرط کو ساقط کر دینے والا ہوگا اور شرط ساقط ہونے پر معاملہ درست ہوتا ہے، اس لیے جس بنیاد پر یہ صورت حرام قرار پاتی ہے وہ ہے تاخیر سے رقم کی ادائیگی میں سود کا عائد کیا جانا جو یہاں متحقق نہیں ہوتی۔ لیکن میری رائے اس کے برعکس ہے، میرے خیال میں چون کہ اس صورت میں کارڈ ہولڈر کو عقد کے وقت ہی معلوم ہوتا ہے کہ تاخیر کی صورت میں اس کو اضافی سود ادا کرنا ہوگا، کیوں کہ یہاں شمن میں سود کی شرط ہے، اس لیے یہ حرام ہے، اسی طرح صاحب کارڈ کے التزام کا معاملہ غیر معلوم ہے، کیوں کہ مستقبل میں وہ اسے پورا کر پائے یا نہ کر پائے، یہ معلوم نہیں، اس لیے کہ مطالبہ کے وقت فی الفور رقم کی ادائیگی اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب اس کے پاس اتنی رقم مہیا ہو اور وہ حتمی صورت میں اتنی رقم کا مالک نہیں ہے، کیوں کہ رقم ابھی غیر موجود ہے۔ (۹۶)

ان حضرات کے علاوہ پروفیسر عبد المجید سوسوہ، پروفیسر الصدیق محمد الامین الضریر، فقہ اکیڈمی ہند اور اس کے اراکین میں سے دارالعلوم ندوۃ العلماء کے استاذ مولانا محمد اعظم ندوی، المعہد الاسلامی حیدرآباد ہند کے شعبہ علمی کے رفیق مفتی سید اسرار الحق سمیلی، جامعہ مظہر العلوم بنارس یوپی کے استاذ مولانا خورشید انور اعظمی، دارالعلوم ندوۃ العلماء کے استاذ تفسیر وفقہ مولانا برہان الدین سنہلی، مولانا زبیر احمد قاسمی، مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری پٹنہ کے قاضی مولانا عبد الجلیل قاسمی، مولانا عبد اللطیف پالنپوری (۹۷) اور پاکستان کے علماء میں مفتی عبدالواحد صاحب (لاہور) وغیرہ نے مذکورہ معاملہ کو مقرر مدت پر رقم ادا نہ کرنے کی صورت میں اضافہ کی شرط فاسد کی وجہ سے عقد کو فاسد، جب کہ صلب عقد میں سود کے مشروط ہونے اور کریڈٹ کارڈ حاصل کرنے والوں کی اکثریت کے سود میں مبتلاء ہونے کے تعامل کی وجہ سے کریڈٹ کارڈ کو ناجائز اور حرام قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

دین و دانش

مکتبۃ الحراء کراچی۔

(۲) مجلۃ مجمع الفقہ الاسلامی، بطاقات الائتمان، نبذۃ تاریخیۃ للبطاقات المصرفیۃ: ۸ / ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، جده۔

(۳) بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام، فقہ اکیڈمی، انڈیا، سوالنامہ، ص: ۱۵، دارالاشاعت کراچی، ۲۰۰۸م۔
(۴) حوالا سابق، ص: ۸۳۔

(۵) الزحیٰلی، وہبہ مصطفیٰ، بطاقات الائتمان، تحت عنوان: ”تقدیم“، ص: ۱، بحث ومحاطرة
ألفاھالدورۃ الخامس عشر فی مسقط (سلطنة عمان) ۲۰۰۴م۔

(۶) مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام، اسلامی فقہ اکیڈمی، انڈیا، ص: ۱۱۹، ۱۲۱،
دارالاشاعت کراچی، ۲۰۰۸ء۔

(۷) الوثائق، الوثیقة (رقم: ۱) بحث عن بطاقات الائتمان المصرفیۃ والتکلیف الشرعی المعمول بہ، فی
بیت التمويل الكويتي، اعداد: مرکز تطوير الخدمة المصرفیۃ، بیت التمويل
الكويتي، بحث منشور فی مجلۃ مجمع الفقہ الاسلامی بجدة: ۷ / ۳۴۳۔

(۸) أبو زيد، بكر بن عبد اللہ، بحث عن بطاقة الائتمان، ص: ۵۰۴، الطبعة الثانية: ۱۴۱۱ھ، السعودية۔

(۹) بطاقات الائتمان للدكتور محمد علی القرني بن عید، نبذۃ تاریخیۃ، بحث منشور فی مجلۃ المجمع
الفقہ الاسلامی بجدة: ۷ / ۲۹۳۔

(۱۰) بطاقات الائتمان البنکیۃ فی الفقہ الاسلامی، ص: ۸، جامعة النجاح الوطنیۃ، نابلس فلسطین،
۲۰۰۷م۔

(۱۱) دیکھیے: کریڈٹ کارڈ کے شرعی احکام، مولانا محمد اسامہ، ص: ۳۱، ۳۲، دارالاشاعت کراچی، کریڈٹ کارڈ، تاریخ، تعارف، شرعی حیثیت، ڈاکٹر
شاہتاز: ۱۳، اسکرلز اکیڈمی، گیشن اقبال کراچی ۱۹۹۸ء۔

(۱۲) القرني، محمد علی بن عید، بطاقات الائتمان: ۲، مجلۃ مجمع الفقہ الاسلامی: ۷ / ۴۹۳، ۲۹۴، جده۔

(۱۳) بطاقات الائتمان البنکیۃ فی الفقہ الاسلامی، ص: ۸۔

(۱۴) بطاقات الائتمان للدكتور علي القرني، ص: ۲، مجلۃ مجمع الفقہ الاسلامی: ۷ / ۲۹۴۔

(۱۵) بطاقات الائتمان لفتحی شوکت، ص: ۴۔

(۱۶) بطاقات الائتمان للدكتور علي القرني، ص: ۳۔

(۱۷) بطاقات الائتمان لفتحی شوکت، ص: ۸۔

ماہنامہ ”نسیبِ نبوت“ ملتان

دین و دانش

- (۱۸) بحث عن بطاقات الائتمان المصرفية والتكليف الشرعي المعمول به، في بيت التمويل الكويتي، اعداد: مركز تطوير الخدمة المصرفية، بيت التمويل الكويتي، بحث منشور في مجلة مجمع الفقه الإسلامي بجدة: ۷ / ۳۴۵.
- (۱۹) بطاقات الائتمان للدكتور علي القرني، ص: ۳، مجلة مجمع الفقه الإسلامي: ۷ / ۲۹۴.
- (۲۰) بطاقة الائتمان لبكر بن عبد الله، ص: ۵، و بطاقات الائتمان المصرفية والتكليف الشرعي المعمول به، في بيت التمويل الكويتي، ص: ۵.
- (۲۱) بطاقة الائتمان البنكية في الفقه الإسلامي، ص: ۲۶.
- (۲۲) البطاقات البنكية للدكتور أبي سليمان عبد الوهاب، المصدرون للبطاقات عالمياً، ص: ۳۴، دار القلم دمشق ۲۰۰۳ م، ۱۴۲۴ هـ.
- (۲۳) المرجع السابق، ص: ۳۶.
- (۲۴) الأفريقي، ابن منظور، لسان العرب، تحت مادة ب ت ق: ۱/ ۱۰۱، قديمي كراتشي.
- (۲۵) البطاقات الائتمانية، تعريفها وأخذ الرسوم على إصدارها والسحب النقدي بها: ۲، ۱.
- (۲۶) البطاقات الدائنية للعصيمي: ۹۵.
- The Concise Oxford Dictionoey(Printed in U.S.A Cretid Card PO272(27)
- بحواله: البطاقات البنكية للدكتور عبد الوهاب: ۲۰.
- (۲۸) المرجع السابق.
- (۲۹) البطاقات الائتمانية للدكتور صالح بن محمد الفوزان، ص: ۲.
- (۳۰) محيط المحيط لبطرس البستاني، ص: ۱۷، مكتبة لبنان بيروت.
- (۳۱) النظرية الاقتصادية، أحمد جامع: ۲ / ۲۴، دار النهضة العربية، القاهرة.
- (۳۲) موسوعة المصطلحات الاقتصادية، ص: ۳، مكتبة القاهرة الحديثة.
- (۳۳) مجلة مجمع الفقه الإسلامي، ع ۱۲، ج: ۳، ۶۷: ۶.
- (۳۴) البطاقات البنكية: ۶۶.
- (۳۵) بطاقات الائتمان البنكية: ۲۲.
- (۳۶) بطاقات الائتمان المصرفية (بيت التمويل الكويتي) مجلة المجمع: ۷ / ۳۴۷.
- (۳۷) البطاقات الائتمان البنكية، للدكتور عبد الوهاب أبي سليمان، ص: ۶۷.

ماہنامہ ”نقیبِ نبوت“ ملتان

دین و دانش

- (۳۸) بطاقات الائتمان للزحيلي: ۱۰۰۔
- (۳۹) بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام، ص: ۵۰۔
- (۴۰) بطاقات الائتمان البنكية في الفقه الإسلامي، ص: ۸۱۔
- (۴۱) بطاقة الائتمان للضرير، ص: ۱۱، مجلة مجمع الفقه الإسلامي: ۱۲ / ۱۴۳۱۔
- (۴۲) بطاقات الائتمان للقرى، مجلة المجمع: ۷ / ۳۰۶، و بطاقات الائتمان البنكية، ص: ۸۰۔
- (۴۳) بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام، ص: ۱۵۱، ۱۵۳۔
- (۴۴) بطاقات الائتمان للزحيلي، ص: ۷، بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام، ص: ۱۵۱، ۱۵۳۔
- (۴۵) بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام، ص: ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰۔
- (۴۶) انعام الباری، کتاب الحوالات: ۳۹۱/۶-۳۹۵۔
- (۴۷) مجلة مجمع الفقه الإسلامي، ع: ۱۵ / ۳: ۷۷۔
- (۴۸) بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام، ص: ۶۷۔
- (۴۹) حوالہ سابق، ص: ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔
- فرمائیں۔
- (۵۰) بطاقات الائتمان، ص: ۵۹۔
- (۵۱) البطاقات البنكية، ص: ۱۳۶۔
- (۵۲) مجلة مجمع الفقه الإسلامي، ع: ۱۲، ۳: ۵۶۷۔
- (۵۳) قلعة جي، المعاملات المالية المعاصرة: ۱۱۷۔
- (۵۴) شرح منتهی الارادات: ۲ / ۲۲۴۔
- (۵۵) الدر المختار مع حاشية ابن عابدين، كتاب البيوع، فصل في القرض: ۷ / ۴۰۶، دار المعرفة۔
- (۵۶) الدكتور نزيه حماد، عقد القرض في الشريعة الإسلامية، الفصل الثاني: ۴۱ / ۴۰۵، دار القلم، دمشق۔
- (۵۷) مجلة مجمع الفقه الإسلامي، ع: ۷: ۱ / ۶۵۱۔
- (۵۸) المرجع السابق: ۱ / ۶۵۱۔
- (۵۹) الجوانب الشرعية والمصرفية، ص: ۵۶۔
- (۶۰) مجلة مجمع الفقه الإسلامي: ۱ / ۶۶۸۔
- (۶۱) المرجع السابق: ۱ / ۶۵۷۔
- (۶۲) حاشية ابن عابدين، كتاب الحوالة: ۱ / ۴۳۲، دار الفكر۔

ماہنامہ ”نسیبِ نبوت“ ملتان

دین و دانش

- (۶۳) المعاملات المالية المعاصرة: ۱۱۶۔
- (۶۴) المرجع السابق۔
- (۶۵) مجلة مجمع الفقه الإسلامي، ع ۷، ۱ / ۶۶۴۔
- (۶۶) بطاقات الائتمان البنكية، ص: ۹۰۔
- (۶۷) الزيلعي، فخر الدين عثمان بن علي، تبیین الحقائق شرح كنز الدقائق، كتاب الوكالة: ۵ / ۲۹۷، دار الكتب العلمية۔
- (۶۸) المرجع السابق، ص: ۲۹۸، البطاقات البنكية، ص: ۱۹۹، ۲۰۰۔
- (۶۹) المصري، رفيق يونس، مجلة مجمع الفقه الإسلامي، الدورة: ۷، ع ۷، ۱ / ۶۸۲، ۱۹۹۲ م۔
- (۷۰) المرجع السابق: ۱ / ۶۶۸۔
- (۷۱) المرجع السابق، ع ۱۲، ۳ / ۶۵۸۔
- (۷۲) الاختيار لتعليل المختار: ۲ / ۳۔
- (۷۳) محمد عبد الحلیم: الجوانب الشرعية والمصرفية، ص: ۵۴۔
- (۷۴) الدسوقي: حاشية الدسوقي على الشرح الكبير: ۳ / ۳۲۵۔
- (۷۵) مجلة مجمع الفقه الإسلامي، ع: ۱۲، ۳ / ۵۔
- (۷۶) الاختيار: ۳ / ۵۔
- (۷۷) (۷۷) بطاقات الائتمان البنكية في الفقه الإسلامي، ص: ۹۱، ۹۲۔
- مزید تفصیل کے لیے راقم کی اس موضوع پر عنقریب طبع ہونے والی کتاب ملاحظہ فرمائیں۔
- (۸۷) مجلة مجمع الفقه الإسلامي، عدد ۷: ۱ / ۶۷۲۔
- (۷۹) المرجع السابق، عدد ۸: ۲ / ۶۴۴۔
- (۸۰) بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے احکام، ص: ۱۵۹، ۱۶۰، ۲۳۵۔
- (۸۱) تبیین الحقائق: ۴ / ۲۸۱ دار المعرفة بیروت۔
- (۸۲) مجلة مجمع الفقه الإسلامي، عدد ۸: ۲ / ۶۶۴۔
- (۸۳) بطاقات الائتمان البنكية في الفقه الإسلامي، ص: ۹۳۔
- (۸۴) حماد نزيه، قضايا فقهية معاصرة، ص: ۱۴۶۔
- (۸۵) عمر، محمد عبد الحلیم: الجوانب الشرعية، ص: ۵۷۔
- (۸۶) مجلة، مجمع الفقه الإسلامي، عدد ۱۲، ۳ / ۶۲۸، ۶۶۰۔

ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

دین و دانش

- (۸۷) بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام، ص: ۲۱۸، ۱۹۳، ۲۳۷۔
- (۸۸) حاشیۃ الصاوی علی الشرح الصغیر علی أقرب المسالك مع الشرح الصغیر: ۳/ ۴۴۲۔
- (۸۹) الاشراف علی مذاہب أهل العلم: ۱/ ۱۲۰، وزارة الاوقاف والشؤون الإسلامية، قطر، الطبعة الثانية: ۱۴۱۴ ھ۔
- ۔ ۱۹۹۴ م۔
- (۹۰) البطاقات البنكية، ص: ۱۸۶۔
- (۹۱) تحفة المحتاج: ۵/ ۲۴۶، مغنی المحتاج: ۲/ ۱۰۔
- (۹۲) البطاقات البنكية، ص: ۲۱۰۔
- (۹۳) المعاییر الشرعیة، املائی افادات ۱۴۲۰ ھ، ص: ۱۱۷۔
- (۹۴) بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام، ص: ۷۰، ۷۷۔
- (۹۵) حوالہ سابق، ص: ۸۸، ۸۹، ۷۷۔
- (۹۶) حوالہ سابق، ص: ۱۳۲۔
- (۹۷) بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام، ص: ۹۲، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۸۳، ۱۸۵، ۲۳۰، ۲۳۷، ۲۲۴، ۲۵۹۔

مسافرانِ آخرت

- مولانا مجاہد الحسنی مدظلہ کی اہلیہ کا انتقال: رفیق امیر شریعت، مجلس احرار اسلام کے بزرگ رہنما، مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی رکن حضرت مولانا مجاہد الحسنی مدظلہ کی اہلیہ محترمہ ۳۰ مئی ۲۰۱۵ء کو فیصل آباد میں انتقال کر گئیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ انتہائی صالحہ خاتون تھیں اور تحریک ختم نبوت کی خاموش رکن اور خادمہ تھیں۔ اُن پر تفصیلی مضمون آئندہ شمارے میں آئے گا (ان شاء اللہ)۔ مرحومہ نے بڑی استقامت کے ساتھ مولانا مجاہد الحسنی کا ساتھ دیا اور تحریکی زندگی میں اُن کا حوصلہ بڑھایا۔ مجلس احرار اسلام کے تمام مراکز میں اُن کے لیے دعاء مغفرت اور ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا۔ ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہسن بخاری مدظلہ، جناب عبداللطیف خالد چیمہ اور سید محمد کفیل بخاری نے فون پر مولانا سے تعزیت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے (آمین)۔
- گزشتہ دنوں حضرت پیر جی عبدالحمید ظارائے پوری (چک 11/111 چچہ وطنی) کی اہلیہ اور حافظ عبدالقادر کی نانی صاحبہ انتقال کر گئیں۔
- چچہ وطنی جماعت کے قدیم معاون شیخ محمد سعید یکم رمضان ۱۸ جون ۲۰۱۵ء کو انتقال کر گئے۔
- مرکزی مسجد عثمانیہ (چچہ وطنی) کے خادم حافظ محمد شریف کے بھائی مستری محمد یار (تلمبہ) انتقال: ۲۷ مئی ۲۰۱۵ء
- قارئین سے درخواست ہے کہ تمام مرحومین کے لیے دعاء مغفرت اور ایصال ثواب کا اہتمام فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

دعائِ صحت

- مجلس احرار اسلام جھنگ کے سالار محمد اقبال مرزا کافی دنوں سے علیل ہیں۔ قارئین اُن کی صحت یابی اور تمام مریضوں کی شفا یابی کے لیے رمضان میں خصوصی دعاؤں کا اہتمام فرمائیں۔ (ادارہ)